فصوص الحکم، شیخ محی الدین ابن عربی، ترجمہ و تشریح: مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی، سلیس متن: محمد عبدالاحد صدیقی۔ ملنے کا پتا: کتاب محل، دربار مارکیٹ، میلارام روڈ، لاہور۔ فون: ۸۸۳۶۹۳۲-۰۳۲۱۔ صفحات: ۳۱۳۔ قیمت: ۶۰۰۔

شیخ محی الدین ابن عربی، نظریۂ وحدت الوجود کے سب سے بڑے مبلّغ اور مفسر سمجھے جاتے ہیں۔ فصوص الحکم ان کی ایک بڑی اور معروف تصنیف ہے۔ ابن عربی مفکر اور عالم ہونے کے ساتھ شاعر بھی تھے۔ عربی، فارسی اور اُردو کی فکریات پر ان کے اثرات ہمہ جہت ہیں۔ فصوص الحکم کے کئی اُردو ترجمے ہوئے اور متعدد شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب مدارس کے مختلف نصابات میں بھی شامل رہی ہے۔ مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی (استاد، شعبۂ اسلامیات جامعہ عثمانیہ) نے بھی اس کا ایک ترجمہ کیا اور اس کی شرح بھی لکھی، مگر یہ ترجمہ اور شرح زبان و بیان کے اعتبار سے بہت اَدَق اور مشکل تھی۔ ان کے ایک نبیرہ محمد عبدالاحد صدیقی نے اس کی زبان اور اسلوب کو موجودہ عہد کی زبان میں ڈھالا تاکہ تفہیم آسان ہو، چنانچہ اب یہ ترجمہ اور شرح بقول ڈاکٹر معین الدین عقیل: ''ہر شخص کے لیے قابلِ فہم اور قابلِ استفادہ ہوگئی ہے''۔ اُمید ہے فصوص الحکم کے قارئین کے لیے یہ کتاب مفید اور سودمند ثابت ہوگی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

طفیل قبیلہ، محمد اسلم جمال۔ ناشر: جمال الدین سنز، ۴۴-عمر مارکیٹ، لنک ریلوے روڈ، لاہور۔ فون: ۳۷۶۵۷۲۵۲-۰۴۲۔ صفحات (مجلاتی سائز): ۴۳۰، مع اشاریہ۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

بیسویں صدی میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (م: ۲۲ستمبر ۱۹۷۹ء) داعیِ تحریک اسلامی تھے، تو ان کے دستِ راست میاں طفیل محمد (م: ۲۵ جون ۲۰۰۹ء) معمارِ تحریک اسلامی تھے۔ میاں صاحب کی للّٰہیت، خلوص، ایثار اور خدمتِ دین ضرب المثل ہے۔

ان کے داماد محمد اسلم جمال نے اس عظیم شخصیت کی زندگی کے مختلف گوشوں کو بہت محبت سے یک جا کردیا ہے۔ اگرچہ کتاب کا محور میاں صاحب کی شخصیت ہے، مگر اس تذکرے میں ان کا خاندانی پس منظر اور ان کے اعزّہ واقربا کا ذکر بھی تفصیلاً آگیا ہے، جب کہ جماعت اسلامی کے مختلف گوشے واقعاتی اور بیانیہ انداز میں سامنے آئے ہیں۔ بلاشبہہ بعض معلومات پہلے سے ریکارڈ پر موجود ہیں، مگر یہاں یک جا آگئی ہیں۔

میاں طفیل محمد مرحوم کے دستِ راست چودھری رحمت الٰہی صاحب نے بجافرمایا ہے:

''میاں صاحب شعائر اسلام کے سختی سے پابند تھے، بالخصوص نمازیں پورے خضوع وخشوع سے ادافرماتے تھے'' (ص ۲۸)۔اور محترم سید منورحسن کے بقول: ''فریضہ اقامتِ دین، ان کی بابرکت زندگی کا نصب العین اور جلی عنوان بنا۔ انھوں نے نماز کو اپنی زندگی کا امام قرار دیا ہوا تھا...... میاں صاحب ہمیشہ راضی برضا نظر آئے اور صبر وتحمل کا کوہِ گراں دیکھے گئے''۔(ص ۲۴-۲۶)

ان دو اقتباسات میں جو نکات نمایاں ہیں، ساری کتاب میں انھی کی تفصیل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔(سلیم منصور خالد)

اعتراف (شخصی خاکے)، سعید اکرم۔ ناشر: محمد احمد سعید۔ ملنے کے پتے: الہدیٰ صادق کالونی، سہگل آباد، چکوال۔فون: ۰۳۴۶-۵۸۲۶۸۴۰۔ کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۲۵۔ قیمت: درج نہیں۔

۲۳ خاکوں کے اس مجموعے کا نام 'اعتراف' معنی خیز ہے۔ سرورق پر 'اعتراف' کے ساتھ 'شخصی خاکے' کی توضیح درج ہے۔ خاکے تو 'شخصی' ہی ہوتے ہیں اور اس لیے بعض اوقات انھیں، 'شخصیہ' اور خاکہ نگاری کو 'شخصیت نگاری' کا نام بھی دیا جاتا ہے مگر سعید اکرم صاحب نے انھیں 'شخصی خاکوں' کا نام اس لیے دیا ہے کہ یہ معروف شخصیتوں، دانش وروں، مشاہیر شعروادب یا اکابر سیاست کے نہیں، بلکہ یہ ان افراد کے خاکے ہیں جن سے خاکہ نگار کو اپنے بچپن، لڑکپن، جوانی اور موجودہ (بڑھاپے) زمانوں میں واسطہ رہا۔ یہ ان کے گاؤں اور ان کے شہر کے مختلف کردار ہیں جن میں سے زیادہ تر اساتذہ ہیں (جن کے سامنے انھوں نے زانوے تلمذتہ کیا یا کچھ ایسے پروفیسر حضرات جو کالجوں میں ان کے رفیقِ کار رہے)۔

سیّد نیاز حسین شاہ (شاہ جی) گاؤں کی مسجد کے خطیب تھے مگر روایتی اماموں اور خطیبوں سے قطعی مختلف۔عربی اور فارسی کے عالم، مطالعے کے رسیا اور خوش خطی کا ذوق رکھنے والے شگفتہ مزاج شخص تھے۔ایک صاحبِ حیثیت (میاں بشیر سہگل) نے گاؤں میں سکول کھولا تو شاہ جی عربی فارسی کے استاد مقرر ہوگئے۔ اسی طرح حافظ فیروزالدین (حافظ جی) 'قناعت کی زندگی' کی ایک مثال تھے۔نرے حافظ جی نہ تھے، اپنے وقت کے سیاسی، مذہبی اور معاشرتی موضوعات پر اعتماد کے ساتھ